



رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

اردو

أردو

مَنْ خَلَقَ الْكَوْنَ؟ وَمَنْ خَلَقَنِي؟ وَلِمَاذَا؟

کائنات کو کس نے بنایا؟
محجھے کس نے پیدا کیا؟
اور کیوں پیدا کیا؟



مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی سربراہی کے تحت علمی کمیٹی

جـمـعـيـة خـدـمـة المـحـتـوى الإـسـلـامـى بـالـلـغـات ، هـ ١٤٤٧

جـمـعـيـة خـدـمـة المـحـتـوى الإـسـلـامـى بـالـلـغـات
من خـلـقـ الـكـوـن؟ وـمـن خـلـقـتـي؟ وـلـمـاـذا؟ - أـرـدو . / جـمـعـيـة خـدـمـة
المـحـتـوى الإـسـلـامـى بـالـلـغـات - طـ ١٦٠ - الـرـيـاض ، هـ ١٤٤٧

صـ ٤١ .. سـم

رـقـم الـإـيـادـاع: ١٤٤٧/٨٩١٢
رـمـكـ: ٧٧٧-٨٥٧٠-٦٠٣-٩٧٨

مَنْ خَلَقَ الْكَوْنَ؟ وَمَنْ خَلَقَنِي؟ وَلِمَاذَا؟

کائنات کو کس نے بنایا؟ مجھے کس نے پیدا کیا؟ اور کیوں
پیدا کیا؟

اللَّجْنَةُ الْعِلْمِيَّةُ

بِرِئَاسَةِ الشُّوُونِ الدِّينِيَّةِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ التَّبَوِيِّ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی سربراہی کے تحت علمی کمیٹی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کائنات کو کس نے بنایا؟ مجھے کس نے پیدا کیا؟ اور کیوں پیدا کیا؟

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی سربراہی کے تحت علمی کمیٹی

کیا میں صحیح راستے پر ہوں؟

آسمان و زمین اور ان دونوں کے اندر جو ناقابل احاطہ عظیم مخلوقات ہیں،
انہیں کس نے پیدا کیا؟

آسمان و زمین کا یہ باریک اور پختہ نظام کس نے بنایا؟

انسان کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے اسے کان، آنکھ اور عقل عطا کی؟ اور کس
نے اسے چیزوں کو جاننے اور حلقہ کو سمجھنے کے قابل بنایا؟

آپ کے جسمانی اعضاء کے اندر انہائی پیچیدہ نظام کو کس نے بنایا؟ اور کس
نے آپ کی یہ بہترین صورت بنائی؟

کائنات کی مختلف اور متنوع زندہ مخلوقات پر غور کریں (اور بتائیں کہ) کس

نے انہیں لا محدود مظاہر کے ساتھ پیدا کیا؟

مدتوں سے یہ عظیم کائنات اپنے قوانین کے ساتھ کس طرح منظم اور مستحکم ہے؟

اس دنیا کو کنڑوں میں رکھنے والا نظام کس نے بنایا۔ (جیسے: زندگی اور موت، افراکش نسل، رات و دن کی گردش اور موسموں کی تبدیلی وغیرہ)؟

کیا اس کائنات نے خود کو پیدا کیا؟ یا عدم سے وجود میں آئی؟ یا اچانک وجود میں آئی؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أَمْ خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴾^{۲۵} ﴿أَمْ خَلَقُوا
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ﴾^{۲۶}

کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟

کیا انہوں نے ہی آسانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔ [الطور: 35-36]

اگر ہم نے خود کو پیدا نہیں کیا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ ہم عدم سے یا اچانک

وجود میں آئے ہوں، تو حقیقت یہ ہے جس میں کوئی شک نہیں کہ اس کائنات کا کوئی نہ کوئی خالق ہے جو عظمت و قدرت والا ہے، کیوں کہ اس کائنات کا خود کو وجود میں لانا یا عدم سے وجود میں آنا یا اچانک وجود میں آنا ناممکن ہے!

ایک انسان ان چیزوں کے وجود پر کیوں یقین رکھتا ہے جنہیں وہ نہیں دیکھ سکتا ہے؟ جیسے: (اور اک، عقل، روح، احساسات اور محبت) کیا یہ اس لیے نہیں کہ وہ ان کے اثرات کو دیکھتا ہے؟ تو کوئی انسان اس عظیم کائنات کے خالق کے وجود کا کیسے انکار کر سکتا ہے جب کہ وہ اس کی مخلوقات، اس کی کارگیری اور اس کی رحمت کے اثرات کو دیکھتا ہے؟!

کوئی بھی عقل مند شخص اس بات کو قبول نہیں کرے گا کہ یہ مکان بغیر کسی کے بنائے ہوئے وجود میں آگیا! یا اسے کہا جائے کہ عدم نے اس منزل کو وجود میں لا لیا! تو بھلا کچھ لوگ کیسے اس بات پر یقین کر لیتے ہیں کہ یہ عظیم کائنات کسی خالق کے بغیر وجود میں آگئی؟ ایک عقل مند شخص اس بات کو کیسے قبول کر سکتا ہے کہ کائنات کا یہ دقيق نظم و ضبط اچانک وجود میں آگیا؟

یہ سب ہمیں ایک ہی نتیجہ پر پہنچاتے ہیں اور وہ یہ کہ اس کائنات کا ایک عظیم، طاقتو ر رب ہے جو اس کا نظام چلاتا ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق

ہے اور یہ کہ ہر وہ معبد جس کی اس کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے اس کی عبادت باطل ہے اور وہ عبادت کے لائق نہیں۔

عظمت والا خالق رب

کائنات کا ایک خالق و پانہار ہے۔ وہی مالک، مدرس اور رازق ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ وہی ہے جس نے زمین کو پیدا کیا اور اسے پست اور مطیع (نرم و آسان) کر دیا اور اسے اپنی مخلوقات کے لیے موزوں بنایا۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور اس میں موجود عظیم مخلوقات کو پیدا کیا اور وہی ہے جس نے سورج، چاند، دن اور رات کو پیدا کیا، یہ دل قیق اور پیچیدہ نظام اسی کا بنایا ہوا ہے جو اس کی عظمت پر واضح دلیل ہے۔

وہی ہے جس نے ہوا کو ہمارے تابع کر دیا جس کے بغیر ہماری زندگی نہیں، وہی ہے جس نے ہم پر بارش بر سائی، سمندروں اور دریاؤں کو ہمارے تابع کر دیا، وہی ہے جس نے ہماری پرورش اور حفاظت کی جب ہم اپنی ماوں کے شکم میں کمزور بچتے ہیں۔ وہی ہے جس نے پیدائش سے لے کر موت تک ہماری رگوں میں خون کو جاری رکھا۔

یہ رب خالق اور رازق اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سَتَةِ أَيَّامٍ
ثُمَّ أَسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُعِيشِي الْأَيَّلَ النَّهَارَ يَظْلِبُهُ وَحَثِيشًا وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ إِلَّا لَهُ الْخُلُقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ
رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴾ ۵۵﴾

بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھر روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آ لیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ (الاعراف: 54)۔

اللہ ہی کائنات کی ہر چیز کا خالق اور رب ہے۔ ان چیزوں کا بھی جنہیں ہم دیکھتے ہیں اور ان کا بھی جنہیں ہم نہیں دیکھتے ہیں۔ اس کے سوا ہر چیز اس کی خلوق ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادات کے لائق ہے، اس کے ساتھ کسی کی عبادت نہیں

کی جائے گی۔ اس کی بادشاہت، تخلیق، تدبیر اور عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور بھی معبود ہیں تو کائنات کا نظام بگڑ جائے گا۔ کیوں کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ دو معبود ایک ہی وقت میں کائنات کے امور کو چلا سکیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَّتَا...﴾

اگر آسمان و زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے... [النیعاء: ۲۲]

رب خالق کی صفات

رب سبحانہ کے بہت سے بے شمار اچھے اچھے نام ہیں، اور اس کی بہت سی عظیم اور اعلیٰ صفات ہیں جو اس کے کمال پر دلالت کرتی ہیں۔ رب کے ناموں میں سے ایک نام: ”خالق“ ہے۔ اور ایک نام ”اللہ“ ہے جس کا معنی ہے: وہ معبود جو تنہا عبادت کے لائق ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ رب سبحانہ و تعالیٰ کے بعض نام یہ ہیں: الہ (ہمیشہ زندہ رہنے والا)، القیوم (خود سے قائم رہنے والا)

اور دوسروں کو قائم رکھنے والا)، الرحیم (رحم کرنے والا)، الرزاق (رزق دینے والا)، اور الکریم (جُود و عطا والا)۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ وَمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ وَلَا إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفُهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسَعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَعُودُهُ حِفْظُهُمْ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (۲۵۵)

اللہ تعالیٰ ہی معبد برحق ہے جس کے سوا کوئی معبد نہیں جو زندہ اور سب کا
خانے والا ہے، جسے نہ اوپنگ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی
تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت
کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے
علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی
وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر کھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا
اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ (سورۃ البقرۃ: 255)۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾ ﴿٤﴾

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

نہ اس سے کوئی پیدا ہوانہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ (الإخلاص: 1-4)۔

معبود بر حق رب (اللہ) صفاتِ کمال سے متصف ہے۔

اس کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ معبود ہے اور اس کے سواب مخلوق ہیں جو
حکم کو بجا لانے کے مکلف ہیں اور اللہ کے زیر نگیں ہیں۔

اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، خود سے
قائم رہنے والا اور سب کو تھامنے والا ہے، اللہ ہی ہے جس نے ہر جاندار کو زندگی
بخشنی اور انہیں عدم سے پیدا کیا، وہی اسے اس کے وجود کے ساتھ برقرار رکھنے
والا اور رزق دینے والا اور اس کی ضروریات پوری کرنے والا ہے۔ اللہ ہمیشہ سے
زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آتی اور اس کا فنا ہونانا ممکن ہے، وہ قیوم ہے سوتا

نہیں ہے، بلکہ نہ اس کو اوگھا آتی ہے اور نہ نیند۔

اس (اللہ) کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانے والا ہے اور اس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

اس کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے جو ہر چیز کو سنتا ہے اور ہر مخلوق کو دیکھتا ہے، دل میں آنے والے خیالات اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو بھی وہ (خوب) جانتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ قادرِ مطلق ہے، کوئی چیز اس کو نہ عاجز کر سکتی ہے اور نہ کوئی اس کے ارادہ کو طال سکتا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے روکتا ہے، وہ جسے چاہے آگے کرتا ہے اور جسے چاہے پیچھے کرتا ہے، اور وہ بڑی حکمت والا ہے۔

اس کی صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ خالق، رازق اور مدد بر ہے کہ جس نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس کے تمام معاملات کا انتظام کیا، تمام مخلوقات اس کی گرفت اور غلبہ و کنٹول میں ہیں۔

اس کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بے کس کی پکار کو سنتا ہے، مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرتا ہے، پریشانیوں کو دور کرتا ہے اور ہر مخلوق جب کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہوتی ہے تو لازمی طور پر اسی سے گریہ وزاری کرتی ہے۔

عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور وہ اکیلا ہی اس کا کامل مستحق ہے کوئی اور نہیں۔ اس کے علاوہ جس کی بھی عبادت کی جائے وہ معبد باطل، ناقص اور موت و فنا کا شکار ہونے والا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں ایسی عقولوں سے نوازا ہے جو اس کی عظمت کو سمجھتی ہیں، اس نے ہمیں ایسی فطرت سے نوازا ہے جو نیکی کو پسند کرتی اور برائی سے نفرت کرتی ہے اور جب اللہ رب العالمین کی طرف رجوع کرتی ہے تو اسے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ فطرت اللہ کے کمال پر دلالت کرتی ہے اور اس بات کے ناممکن ہونے پر کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کسی شخص سے متصف ہو۔

ایک عقلمند کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کامل کے سوا کسی اور کی عبادت کرے، تو بھلا وہ اپنے جیسی یا اپنے سے کمتر مخلوق کی پرستش کیسے کر سکتا ہے؟

معبد انسان یا بت یا درخت یا جانور نہیں ہو سکتا!

اللہ اپنے آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی اپنی مخلوق سے الگ اور جدا ہے، رب کی ذات میں اس کی مخلوقات میں سے کوئی موجود نہیں اور نہ ہی اس کی مخلوقات کے اندر اس کی ذات میں سے کچھ موجود ہے، وہ نہ اپنی کسی مخلوق میں حلول کرتا ہے اور نہ ہی اپنی کسی مخلوق کا جسم اختیار کرتا ہے۔

(رب) جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سennے اور دیکھنے والا ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ وہ اپنی مخلوق سے بے نیاز ہے، وہ نہ سوتا ہے اور نہ کھاتا ہے، وہ عظیم ہے۔ اس کی بیوی یا بچہ نہیں ہو سکتا۔ خالق عظمت کے صفات سے متصف ہے اور یہ مکمن نہیں کہ اسے کسی چیز کی حاجت لاحق ہو یا وہ نقص سے متصف ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَأَيُّهَا الْثَّائُسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَأَسْتَمِعُوا لَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ أَجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبُهُمُ الْذُبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَقِدُوهُ مِنْهُ ضَعْفُ الظَّالِبِ وَالْمَظْلُوبُ ﴿٧٣﴾
اللَّهُ حَقٌّ قَدْرٌ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾

لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے، گوسارے کے

سارے ہی جمع ہو جائیں، بلکہ اگر کھنچی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے، بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں، اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور و قوت والا اور غالب وزبر دست ہے۔ (سورہ حج: 73-74)۔

اس عظیم خالق نے ہمیں کیوں پیدا کیا؟ اور وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟

کیا یہ معقول بات ہے کہ اللہ نے ان تمام مخلوقات کو بے مقصد اور بیکار پیدا کیا ہے، حالاں کہ وہ حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے؟

کیا یہ معقول بات ہے کہ جس نے ہمیں اتنی درستگی اور مہارت کے ساتھ پیدا کیا اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے لئے کار آمد بنادیا وہ ہمیں بغیر کسی مقصد کے پیدا کر دے یا ہمیں ان اہم ترین سوالوں کے جواب کے بغیر چھوڑ دے جو ہمیں پریشان کر رہے ہیں، جیسے: ہم یہاں کیوں ہیں؟ موت کے بعد کیا ہو گا؟ ہماری تخلیق کا مقصد کیا ہے؟

کیا یہ معقول بات ہے کہ ظالم کے لیے سزا اور محسن کے لیے نیکی پر جزانہ

؟ ہو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُونَ﴾ (۱۱۵)

کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ
کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ (سورہ مومون: 115)۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے تاکہ ہم اپنے وجود کا مقصد جانیں، اور ہماری
رہنمائی کریں کہ ہم کس طرح اس کی عبادت کریں اور اس کا قرب حاصل
کریں، وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہم اس کی رضامندی کیسے حاصل کر سکتے ہیں، اور
موت کے بعد ہمارا کیا انجام ہو گا؟

اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو اس لیے بھیجا تاکہ وہ ہمیں یہ خبر دیں کہ صرف اللہ
ہی عبادت کے لائق ہے۔ ہمیں اس کی عبادت کرنے کا طریقہ سکھانے، اس
کے اوامر و نواہی سے آگاہ کرنے، اور ہمیں ایسے نیک اقدار سکھانے کے لیے
انہیں بھیجا کہ اگر ہم ان پر عمل پیرا ہوں تو ہماری زندگی نیکیوں اور برکتوں سے
بھر جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے بہت سے رسول بھیجے، جیسے: (نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام) اور اللہ تعالیٰ نے ایسی نشانیوں اور مجزات سے ان کی تائید فرمائی جن سے ان کی سچائی کی تصدیق ہوتی ہے اور اس بات کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے بھیج گئے ہیں، ان کی آخری کڑی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

رسولوں نے ہمیں واضح طور پر یہ بتایا کہ یہ زندگی ایک امتحان ہے اور حقیقی زندگی توموت کے بعد ہوگی۔

اور یہ کہ ان مونوں کے لیے جنت ہے جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور تمام رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، اور ایک آگ (جہنم) ہے جو اللہ نے ان کافروں کے لیے تیار کیا ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں یا اللہ کے رسولوں میں سے کسی کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَبْيَّنِي إِدَمْ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقْصُّونَ عَلَيْكُمْ
إِيمَانِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾ ٢٥

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِيَقِنَتِنَا وَأَسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْتَّارِظِ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ ﴿٣﴾

اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں جو
میرے احکام تم سے بیان کریں تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے
سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھٹلائیں اور ان سے تکبر کریں وہ لوگ
دو زخ والے ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ اعراف: 35-
(36)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ ٦١ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الْثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ ٦٢ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأُتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِثْلِهِ وَأَدْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ ﴾ ٦٣ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا

فَاتَّقُوا الْتَّارَ الَّتِي وَفُودُهَا الْتَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَتْ لِلْكُفَّارِينَ ٦٦
 وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ
 تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ كُلُّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةِ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا
 مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَدِّهَا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّظَهَّرٌ وَهُمْ فِيهَا
 خَلِيلُونَ ٦٧

اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے
 لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے۔

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھپت بنا�ا اور آسمان سے
 پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے
 اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔

ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے
 ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالا، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے
 مددگاروں کو بھی بلا لو۔

پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہر گز نہیں کر سکتے تو (اسے سچا مان کر) اس آگ
 سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبریاں دو،
جن کے نیچے نہ میں بہہ رہی ہیں۔ جب کبھی وہ چھلوں کا رزق دیئے جائیں گے اور
ہم شکل لائے جائیں گے تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم اس سے پہلے دیئے گئے
تھے اور ان کے لئے بیویاں ہیں صاف سترہی اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے
والے ہیں۔ (سورہ بقرۃ: 21-25)۔

متعدد رسول کیوں بھیجے گئے؟

اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں میں اپنے رسول بھیجے ہیں، کوئی قوم ایسی نہیں ہے
جس میں اللہ نے کوئی رسول نہ بھیجا ہو، تاکہ وہ انھیں اپنے رب کی عبادت کی
دعوت دے، اس کے احکام و نواہی کو ان تک پہنچائے، تمام رسولوں کی دعوت کا
ایک ہی مقصد تھا کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور جب بھی کوئی قوم ایک اللہ
کی وحدانیت کے سلسلے میں اس کے رسول کی لائی ہوئی باتوں کو ترک کرنا یا ان
کی تحریف کرنا شروع کر دیتی ہے تو اللہ کسی دوسرے رسول کو مبعوث کرتا ہے
تاکہ وہ درست رہنمائی کرے اور لوگوں کو توحید اور اللہ کی اطاعت کے ذریعہ
فطرت سلیمہ کی طرف لوٹائے۔

یہاں تک کہ اللہ نے رسولوں کا یہ سلسلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا، جو

قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے مکمل دین اور ابدی شریعت عامہ لے کر آئے، جو اس سے پہلے کی تمام شریعتوں کو مکمل اور منسوخ کرتی ہے، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اس دین کی بقا اور تسلسل کی صفات دی ہے۔

کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو تا جب تک کہ وہ تمام رسولوں پر ایمان نہ لائے۔

اللہ ہی ہے جس نے تمام رسولوں کو بھیجا، اور اپنی تمام مخلوقات کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔ جس نے ان رسولوں میں سے کسی ایک رسول کی رسالت کا بھی انکار کیا گویا کہ اس نے سب کا انکار (کفر) کیا۔ اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ ایک شخص اللہ کی وحی کو جھٹلائے۔ جنت میں داخل ہونے کے لیے تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اس زمانے میں ہر شخص پر اللہ کے تمام رسولوں پر اور یوم آخرت پر ایمان لانا واجب ہے۔ یہ صرف آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی پیروی کرنے سے ہو سکتا ہے۔ جن کی تائید ابدی مجرہ قرآن کریم سے کی گئی ہے، جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ نے لی ہے جب تک کہ زمین اور اہل

زمیں باقی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ جو شخص اس کے رسولوں میں سے کسی کو ماننے سے انکار کرتا ہے تو وہ اللہ کا اور اس کی وحی کا منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكُفُرُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَبَرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَيِّلًا ﴾۱۵۰ أُولَئِكَ هُمُ الْكُفَّارُ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكُفَّارِينَ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔

یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں، اور کافروں کے لئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر کھی ہے۔ (سورہ نساء: 150-151)۔

لہذا، ہم مسلمان اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے حکم

دیا ہے۔ اور اسی طرح ہم تمام پچھلے رسولوں اور کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا أُنذِلَ الرَّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ عَامَنَ
بِاللَّهِ وَمَلَكِتِهِ وَكُنْتِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ ﴿٢٨٥﴾

رسول ایمان لا یا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور
مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی
کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی
میں ہم تفرق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم
تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا
ہے۔ (سورہ بقرۃ: 285)۔

قرآن کریم کیا ہے؟

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا وہ کلام اور وحی ہے جو اس نے سب سے آخری رسول
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور یہ سب سے بڑا مجرہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کی نبوت کی سچائی پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن کریم کے احکام میں حقانیت اور معلومات میں صداقت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جھٹلانے والوں کو چینچ کیا کہ وہ قرآن جیسی ایک سورت لے آئیں لیکن وہ ایسا کرنے سے قاصر رہے کیونکہ مضمونِ قرآن عظمتوں سے بھرا ہے اور اس کے مشتملات انسان سے متعلق دنیاوی اور آخری تمام امور کو شامل ہیں۔ قرآن مجید ایمان کے ان تمام حقائق کو شامل ہے جن پر ایمان لانا واجب ہے۔

اس میں وہ احکام و نواہی بھی شامل ہیں جن کی پاسداری کرنا انسان کے لیے واجب ہے اپنے اور اپنے رب کے درمیان، یا اپنے اور اپنے نفس کے درمیان، یا اپنے اور باقی مخلوقات کے درمیان، اور یہ سب فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ انداز و اسلوب میں موجود ہے۔

اس میں بہت سارے عقلی شواہد اور سائنسی حقائق شامل ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ کتاب انسانوں کی تخلیق ن، بلکہ یہ انسانوں کے رب کا کلام ہے۔

اسلام کیا ہے؟

اسلام کا مفہوم ہے: توحید کو اپناتے ہوئے اللہ کے حضور سرِ تسلیم خم کر دینا، اس کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے اس کی فرمان برداری کرنا، بخوبی اس کی شریعت پر عمل پیرا ہونا اور ہر اس چیز کا انکار کرنا جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو ایک پیغام کے ساتھ بھیجا، اور وہ ہے: صرف اللہ وحده لا شریک کی عبادت کی دعوت دینا اور ہر اس چیز کا انکار کرنا جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے۔

اسلام تمام انبیاء کا دین ہے اس لیے ان کی دعوت ایک ہے اور ان کی شریعتیں الگ الگ ہیں۔ آج صرف مسلمان ہی اس سچے مذہب پر کاربند ہیں جسے تمام انبیاء لیکر آئے تھے۔ اس دور میں اسلام کا پیغام ہی حق ہے۔ یہ خالق کی طرف سے انسانیت کے لیے آخری پیغام ہے۔

جس رب نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو (رسول بنانکر) بھیجا، اسی نے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، اور اسلامی شریعت اس سے پہلے

کی تمام شریعتوں کو منسوخ کرتی ہے۔

تمام مذاہب جن کی لوگ آج پیروی کرتے ہیں۔ سوائے اسلام کے۔ وہ مذاہب انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں، یا وہ مذاہب الٰہی تھے لیکن بھر انسانوں نے ان میں چھپیر چھاڑ کیا تو نسل در نسل منتقل ہونے والی اساطیری داستانوں اور انسانی اجتہادات کا مرکب بن گئے۔

جہاں تک مسلمانوں کے مذہب کا تعلق ہے تو وہ ایک واضح دین ہے جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، اسی طرح ان کی عبادتیں بھی ایک ہیں جن کے ذریعہ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں، وہ سب پنجگانہ نمازیں ادا کرتے ہیں، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ ان کے دستور پر غور کریں جو کہ قرآن کریم ہے۔ یہ تمام ممالک میں ایک ہی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿...الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مُحْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَاهِفٍ
لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا

اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔ (سورہ مائدۃ: ۳)۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿ قُلْ إِنَّمَا يُلْهِنُ عَنِ الْأَنْزِيلِ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُوَ مُسْلِمُونَ ﴾
وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَمِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِيرِينَ ﴾ ۸۵ ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر اتارا گیا اور جو کچھ موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے، ان سب پر ایمان لائے، ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔ (سورہ آل عمران: 84-85)

دین اسلام زندگی گزارنے کا ایک جامع طریقہ ہے، جو فطرت اور عقل کے مطابق ہے، اسے صاف سترے نفوس ہی قبول کرتے ہیں، اسے عظیم خالق نے اپنی تخلوق کے لیے بنایا ہے، یہ دنیا و آخرت میں تمام لوگوں کے لیے بھلائی اور سعادت کا مذہب ہے۔ یہ ایک نسل کو دوسری نسل سے ممتاز نہیں کرتا ہے اور نہ کسی رنگ کو کسی رنگ پر فوقیت دیتا ہے، اس کی نظر میں تمام لوگ برابر ہیں، اور اسلام میں کسی کو بھی دوسرے پر امتیاز حاصل نہیں مگر اس کے اچھے اعمال کے بقدر۔

اللَّهُ تَعَالَى فَرِمَاتَ هُنَّا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْكِيَنَّهُ وَ حَيَاةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن با ایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدله بھی انہیں

ضرور ضرور دیں گے۔ [سورۃ النحل: 97]

اسلام سعادت و خوش بختی کا راستہ ہے۔

اسلام تمام انبیاء کا دین ہے اور یہ تمام لوگوں کے لیے اللہ کا دین ہے، عربوں کے لیے مخصوص دین نہیں ہے۔

اسلام اس دنیا میں حقیقی خوشی اور آخرت میں ابدی سعادت کا راستہ ہے۔

اسلام وہ واحد مذہب ہے جو روح اور جسم کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور تمام انسانی مسائل کو حل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قَالَ أَهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فِإِنَّمَا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدًى إِنَّمَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ وَمَعِيشَةً ضَنِّنًا وَنَحْشُرُهُ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ﴿١٢٤﴾﴾

فرمایا، تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو، اب تمہارے پاس کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بہکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا۔

اور (ہاں) جو میری یاد سے رو گردانی کرے گا اس کی زندگی ٹنگی میں رہے

گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ (سورہ طہ: 123-124)

ایک مسلمان کو دنیا اور آخرت میں کیا فائدہ ہو گا؟

اسلام کے بہت سے فائدے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- اس دنیا میں کامیابی اور عزت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اللہ کا ہو جائے، ورنہ وہ شیطان اور خواہشات کا غلام ہو جاتا ہے۔

آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو گا وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا، اس سے راضی ہو گا، اسے جنت میں داخل کرے گا، وہ دائمی نعمت اور اللہ کی رضامندی سے کامیاب ہو گا، اور عذاب جہنم سے نجح جائے گا۔

- قیامت کے دن مومن انبیاء، صادقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو گا، یہ بہترین صحبت ہے اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ ظالموں، بدکاروں، مجرموں اور مفسدین کے ساتھ ہو گا۔

- جن لوگوں کو اللہ جنت میں داخل کرے گا وہ موت، بیماری، درد، بڑھاپے اور غم کے بغیر دائمی خوشیوں میں رہیں گے، وہ ان کی خواہشات کے مطابق ہر وہ

چیز دے گا جو وہ چاہیں گے، اور جو لوگ جہنم میں داخل ہوں گے وہ ابدی اور ہمیشگی کے عذاب میں ہوں گے۔

- جنت میں وہ لذتیں ہیں جونہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے، نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی انسان نے سوچی ہے۔ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيهِنَّهُ وَ حَيَاةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾^(۷)

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن با ایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدله بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔ [سورہ نحل: 97]۔

نیزار شاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةَ أَعْيُنٍ جَرَاءٌ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾^(۸)

کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدله ہے۔ [السجدۃ: 17]

غیر مسلم کو کیا نقصان ہو گا؟

انسان سب سے بڑے علم اور معرفت سے محروم ہو جائے گا، وہ ہے اللہ کا علم اور معرفت، ایسا کر کے وہ اللہ پر ایمان کھودے گا، جو اس کو دنیا میں سلامتی و سکون اور آخرت میں ابدی خوشی دیتا ہے۔

انسان سب سے عظیم کتاب پر ایمان لانے سے محروم ہو جائے گا جسے اللہ نے لوگوں پر نازل کیا ہے، اور اس عظیم کتاب کی پیروی کرنے سے بھی محروم رہے گا۔

وہ انبیاء پر ایمان لانے سے محروم رہے گا، اسی طرح وہ قیامت کے دن جنت میں ان کی صحبت سے بھی محروم ہو جائے گا۔ وہ جہنم کی آگ میں شیطانوں، مجرموں اور ظالموں کا ساتھی ہو گا اور یہ بہت براٹھکانہ اور بہت بربادی صحبت ہو گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ أُلَّذِينَ حَسِرُواً أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴾ ۱۵ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلْلٌ مِنْ

الْتَّارِ وَمَنْ تَحْتِهِمْ ظُلْلُ ؽَلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادُهُو يَعْبَادِ
فَأَتَقُولُونَ ﴿١٦﴾

کہہ دیجئے! کہ حقیقی زیاں کاروہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے، یاد رکھو کہ کھلم کھلانقصان یہی ہے۔

انہیں نیچے اوپر سے آگ کے (شعلے مثل) ساتھاں (کے) ڈھانک رہے ہوں گے۔ یہی (عذاب) ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرارہا ہے، اے میرے بندو! پس مجھ سے ڈرتے رہو۔ (سورہ زمر: 15-16)۔

جو شخص آخرت میں نجات حاصل کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ مسلمان ہو، اللہ کا فرماء بردار ہو، اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے۔

تمام انبیاء و رسول علیہم السلام کے یہاں یہ ایک متفق علیہ حقیقت ہے کہ صرف وہی مسلمان آخرت میں نجات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرتے اور تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ تمام رسولوں کے ماننے والے اور ان پر ایمان لانے والے جنت میں داخل ہوں گے اور جہنم سے نجات پائیں گے۔

جو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھے، ان پر ایمان لائے اور ان کی تعلیمات پر عمل کیا وہ تو مسلمان اور مومن ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے جب عیسیٰ کو مبعوث فرمایا تو موسیٰ کے پیروکاروں پر یہ واجب ہو گیا کہ وہ عیسیٰ پر ایمان لائیں اور ان کی پیروی کریں۔

جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے وہ نیک و صالح مسلمان ہیں اور جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کے دین پر قائم رہوں گا تو وہ مومن نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ کے بھیجے ہوئے نبی کو ماننے سے انکار کر دیا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو سب پر یہ واجب ہو گیا کہ ان پر ایمان لائیں۔ رب کریم ہی نے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو بھیجا، اور وہی ہے جس نے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ چنانچہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو نہ مانے اور کہے کہ میں موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرتا رہوں گا، تو وہ مومن نہیں ہے۔

کسی شخص کے لیے یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کا احترام کرتا ہے اور

نہ ہی اس کی آخرت کی نجات کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ صدقہ دے اور غریبوں کی مدد کرے۔ بلکہ اللہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لانا واجب ہے، تاکہ اللہ اس کے اعمال قبول فرمائے! شرک، اللہ سے کفر، اللہ کی نازل کردہ وحی کو جھٹلانے یا اس کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جھٹلانے سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔

یہودی، عیسائی اور دوسرے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے بارے میں سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور دین اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا، تو وہ آگ میں (جہنم میں) ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے نہ کہ کسی انسان کا۔ اللہ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَلِيلِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِّيَّةِ ﴾(٦)

بیشک جو لوگ اہل کتاب میں کافر ہوئے اور مشرکین سب دوزخ کی آگ میں (جائیں گے) جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ (سورہ بینہ: 6)۔

چونکہ اللہ کی طرف سے انسانیت کے لیے آخری پیغام نازل ہو چکا ہے، اس

لیے ہو وہ انسان جو اسلام کے بارے میں سنتا ہے اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو سنتا ہے، اس کے لیے لازم ہے کہ وہ آپ پر ایمان لائے، آپ کی شریعت پر عمل کرے اور آپ کے اوامر و نواہی کی پیروی کرے۔ اور جو اس آخری پیغام کے بارے میں سنتا ہے اور اس کا انکار کرتا ہے تو اللہ اس سے کچھ بھی قبول نہیں کرے گا اور اسے آخرت میں عذاب دے گا۔

اس کی ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَمِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِيرِينَ﴾ (۶۵)

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔ (سورہ آل عمران: ۸۵)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نُشَرِّكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مَّنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلُّوْا فَقُولُوا أَشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ (۶۶)

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آوجو ہم
میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے
ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی
رب بنائیں۔ لپس اگر وہ منھ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔
(سورہ آل عمران: 64)۔

مسلمان پر کوئی چیزیں ضروری ہیں؟

مسلمان کے لیے ان چھ ارکان پر ایمان لانا ضروری ہے:

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور یہ ایمان رکھنا کہ وہ خالق، رازق، مدد بر اور ہر چیز کا
مالک ہے، اس کے مثل کوئی چیز نہیں، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد،
وہی تنہا عبادت کا مستحق ہے، اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہیں کرنی چاہیے،
اور یہ ایمان رکھنا کہ اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت کرنا باطل ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانا اور یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ
نے نور سے پیدا کیا ہے اور انہیں اس بات کا مکلف کیا ہے کہ وہ انہیاً کرام پر
وچی نازل کریں۔

ان تمام کتابوں پر ایمان رکھنا جو اللہ نے اپنے نبیوں پر نازل کیا (جیسے تورات اور انجلیں ان میں تحریف واقع ہونے سے پہلے) اور آخری کتاب قرآن کریم پر۔ تمام رسولوں مثلاً آنوج، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور ان میں سے آخری رسول محمد۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہم۔ پر ایمان لانا، جو کہ انسان تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی وحی کے ذریعے تائید فرمائی اور انہیں نشانیاں اور مججزات دیے جوان کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

آخرت کے دن پر ایمان رکھنا جب اللہ اولین و آخرین کو زندہ کرے گا اور اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ کرے گا اور مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو جہنم میں داخل کرے گا۔

تقدیر پر اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے، مااضی میں جو ہوا اس کو بھی اور مستقبل میں رونما ہونے والی چیزوں کو بھی، اور اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے اور اس نے سب کچھ لکھ رکھا ہے، اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طریقے سے کرو جسے اس نے مشرع فرمایا ہے: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور روزے رکھو، اور اگر استطاعت ہو تو حج کرو، پھر اس پر

یہ لازم ہے کہ وہ اپنادین سیکھے جو دنیا میں اس کی سعادت کا ذریعہ اور آخرت میں
اس کی نجات کا سبب ہو گا۔

فہرست

کائنات کو کس نے بنایا؟ مجھے کس نے پیدا کیا؟ اور کیوں پیدا کیا؟ 2
عقلمند والا خالق رب 5
یہ رب خالق اور رازق اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ 6
رب خالق کی صفات 7
معبود برحق رب (صفاتِ کمال سے متصف ہے۔ 9
اس عظیم خالق نے ہمیں کیوں پیدا کیا؟ اور وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ 13
متعدد رسول کیوں بیحیج گئے؟ 18
کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ تمام رسولوں پر ایمان نہ لائے۔ 19
قرآن کریم کیا ہے؟ 21
اسلام کیا ہے؟ 23
اسلام سعادت و خوش بختی کا راستہ ہے۔ 27
ایک مسلمان کو دنیا اور آخرت میں کیا فالدہ ہو گا؟ 28
غیر مسلم کو کیا نقصان ہو گا؟ 30
جو شخص آخرت میں نجات حاصل کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ مسلمان

ہو، اللہ کا فرمان بردار ہو، اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے۔ 31

مسلمان پر کونسی چیزیں ضروری ہیں؟ 35



لِسَالَّهِ الْحَرَامِ

حد میں کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے
مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں



978-603-8570-77-7